ایک اور ایک ......منیر احمد بلوچ

بارہ مئی کا سوگ

1993ء میں پاکستان کی نگران حکومت کے وزیر اعظم ہاؤس کی جانب سے لاہور کی انتظامیہ کو حکم جاری ہوا کہ میانی صاحب کے قبرستان میں نگران وزیر اعظم کی والدہ کی قبر ہے' اسے ڈھونڈا جائے، کیونکہ وزیر اعظم اپنے دورۂ لاہور میں اپنی مرحومہ والدہ کی قبر پر حاضری دینگے۔ لاہور انتظامیہ کی طرف سے پوچھا گیا کہ ان کی والدہ کی قبر میانی صاحب کے کس حصے میں واقع ہے؟ جواب آیا کہ وزیر اعظم نہیں جانتے کہ یہ قبر کہاں ہے لیکن آپ اسے فوراً ڈھونڈیں' وزیر اعظم لاہور پہنچتے ہی وہاں جانا چاہتے ہیں۔

سولہ سال پہلے کا یہ واقعہ سب بھول چکے ہیں لیکن عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے اس سال کراچی میں بارہ مئی کا سوگ اور عام تعطیل کا مطالبہ سنا تو مجھے نگران وزیر اعظم کی والدہ کی قبر کا واقعہ یاد آ گیا۔ 2007ء کے بعد 2008ء کو بھی بارہ مئی اسی طرح آئی تھی لیکن عوامی نیشنل پارٹی کو پختونوں کا سوگ اس سال کیوں یاد نہ رہا؟ آج پورے دو سال بعد انہیں بارہ مئی کیسے یاد آ گئی؟ کئی سال تک عوامی نیشنل پارٹی سرحد میں خان قیوم خان کی حکومت کی طرف سے بھابڑا کے مقام پر سرخ پوشوں کے قتل عام پر یوم شہدائے بھابڑا منایا کرتی تھی۔ شاید اب حالات بدل جانے سے بھابڑا میں مارے گئے پختونوں کی لاشیں ان کی آئندہ سیاست میں کار آمد نہیں رہیں' اسی لئے وہ سرحد میں بھابڑہ کے شہیدوں کا سوگ منانے کی بجائے کراچی میں بارہ مئی کو مارے گئے پختونوں کا سوگ منانا چاہتے ہیں۔ لوگ پوچھتے ہیں یہ سوگ انہیں پچھلے سال کیوں یاد نہ رہا؟ اس سال بارہ مئی کا سوگ کیوں انہیں بے چین کئے ہوئے ہے' جب پورا سرحد اس وقت مقتل کا منظر پیش کر رہا ہے۔ پختونوں کے ہر گھر سے لاشیں اٹھائی جا رہی ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ شاہی سید اور زاہد خان سرحد کے پختونوں کا سوگ اسلئے نہیں منا رہے کہ اب انہیں وہاں سے ووٹ ملنے کی امید نہیں رہی؟ کیا وہ اپنا اگلا الیکشن کراچی میں کوئی کھیل کھیلنے کے بعد پکا کرنا چاہتے ہیں؟

ایسے وقت میں جب ایک طرف بلوچستان تو دوسری طرف سوات' وزیرستان' باجوڑ میں دہشت گرد بیگناہ شہریوں کا قتل عام کر رہے ہیں' ملک کے دفاع پر مامور سکیورٹی فورسز کے جوان اور افسر دہشت گردوں سے جنگ میں شہید ہو رہے ہیں' ملک کا امن و سکون غارت ہو چکا ہے' دس لاکھ سے زیادہ پختون اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بے گھر ہو کر کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہیں' ایسے وقت میں سرحد کی حکمران جماعت عوامی نیشنل پارٹی کے پختون لیڈروں کو چاہئے تو یہ تھا کہ بجائے اپنی سیاست چمکانے کیلئے کراچی کے جلسوں پر کروڑوں روپیہ برباد کرتے' وہ یہی پیسہ کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہوئی بے گھر اور بے یار و مددگار پختون ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں پر خرچ کرتے۔ کراچی میں نفرت کی آگ کو ہوا دے کر پختون ماؤں کے ساتھ ساتھ پاکستان کی دوسری ماؤں کی گودیں اجاڑنے کی بجائے لٹی پٹی پختون ماؤں کے سروں پر چادریں رکھتے۔

دشمن جب پاکستان پر ہر طرف سے حملہ آور ہو رہا تھا تو پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کراچی کا امن و سکون اسے بے چین کر رہا تھا۔ کراچی کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی چمنیوں سے نکلتے ہوئے دھوئیں سے دشمن پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ لوگ کراچی کے امن پر خوش تھے کہ ایک دن اچانک عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے اعلانات شروع کر دیئے گئے کہ وہ پختون لویہ جرگہ کی اپیل پر بارہ مئی کو کراچی میں یوم سوگ منائیں گے' اس دن سندھ بھر میں اور خصوصاً کراچی میں جلسہ عام ہوگا۔ ساتھ ہی مطالبہ کیا گیا کہ بارہ مئی کو سندھ میں عام تعطیل کا اعلان کیا جائے۔ سندھ حکومت نے عوامی نیشنل پارٹی کے آگے گھٹنے ٹیکتے ہوئے بارہ مئی کو عام تعطیل کا اعلان کر دیا، لیکن وہ شاید نہیں جانتے کہ ایسا کر کے انہوں نے کراچی کے امن اور ترقی کے وجود میں منافرت کی وہ چنگاری رکھ دی ہے جو ذرا سی ہوا سے سب کچھ بھسم کر دے گی۔ اس طرح عام تعطیل کا اعلان کر کے فتور ڈالا گیا ہے' اور یہ بارہ مئی تو ہر سال آئے گی' اور یہ فتور روز بروز پختہ ہوتا جائے گا' اور یہی دشمن کی خواہش تھی۔ اگر عوامی نیشنل پارٹی کے اسفندیار ولی خان' زاہد خان' شاہی سید یا بلور خاندان کو واقعی پختونوں کی لاشوں سے پیار ہوتا تو وہ آج کی طرح کئی دفعہ سرحد میں برسر اقتدار رہے لیکن انہوں نے سرحد میں بھابڑہ کے سینکڑوں شہید پختونوں کا سوگ کیوں نہیں منایا؟ ان کی یاد میں سرحد میں عام تعطیل کا اعلان کیوں نہیں کیا گیا؟ کیا اس لئے کہ مارنے والا اور مرنے والے ان کی نظر میں دونوں پختون تھے۔ پاکستانی عوام جلد جان جائیں گے کہ کراچی میں آگ کو ہوا دینے والوں کے ہاتھوں کو کون ہلا رہا ہے؟ سب جانتے ہیں دشمن کا مکروہ چہرہ جو پردوں کے پیچھے چھپنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔

12 مئی کو کیا ہوا؟ اب تک پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اس پر بہت کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے۔ یہ بھی سب جانتے ہیں کہ نو مارچ سے پاکستان کا میڈیا کس کی چال چل رہا تھا؟ کن طاقتوں کے مشن کو آگے بڑھا رہا تھا؟ یہ اب کسی سے بھی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ یہ لوگ تصویر کا ایک ہی رخ دکھاتے رہے۔ خون کسی پشتون کا بہے یا مہاجر کا، گود بلوچ ماں کی اجڑے یا سندھی کی' لاشہ ایم کیو ایم کا ہو یا اے این پی کا' میرے نزدیک سب پاکستانی ہیں۔ بارہ مئی کا میدان جنگ نیشنل ہائی وے' کالا پل' قائد آباد' ملیر ہالٹ' کالا بورڈ' صدیق گوٹھ' بلوچ کالونی' شاہ فیصل کالونی' ملیر ندی' نیشنل سٹیڈیم' گرومندر' الفلاح کالونی اور اس کے ارد گرد کے علاقوں پر مشتمل تھا۔ جناب شاہی سید صاحب آپکو یاد ہوگا کہ جب آپ مسلح لوگوں کے جلوس کے ساتھ ساڑھے بارہ بجے FTC فلائی اوور پہنچے تو آپ کے جلوس میں ناہید خان' صفدر عباسی' جمیل سومرو' رفیق انجینئر کیساتھ ان کے ورکر شامل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد مسلم لیگ (ن) کے لوگ بھی عائشہ بھاوانی اکیڈیمی پر آپ کیساتھ آئے اور وہاں پر جس طرح کی فائرنگ کی گئی وہ آج بھی کیمروں کی آنکھوں میں محفوظ ہے۔ مظفر آباد کالونی سے عمر رحمان' سیدہ خان' ارشاد ملنگ جو ایم کیو ایم کے جانے پہچانے ورکر تھے' ان کو کلاشنکوف کے برسٹ سے کس نے مارا؟ گرومندر سے ایم کیو ایم کی عورتوں اور بچوں پر مشتمل ریلی جو تبت سینٹر جا رہی تھی' اس پر حملہ کس نے کیا؟ پٹیل پاڑہ سے فائرنگ کی بارش کس نے کی؟ بلاشبہ فائرنگ دونوں طرف سے ہوئی لیکن کسی ایک کے سر سب کچھ تھوپ دینا اچھا نہیں۔ انگریزی ماہنامہ ہیرالڈ کی رپورٹنگ سے سب واقف ہیں۔ فوج کیخلاف خبر بنانی اور لکھنی اس پر ختم ہے' بارہ مئی کے واقعہ کی آڑ میں فوج کیخلاف نفرت ابھارنے کیلئے میڈیا کے دوسرے بڑے گروپوں کیساتھ ساتھ اس نے بھی ہر حربہ اختیار کیا، لیکن کہتے ہیں کہ سچ چھپ نہیں سکتا۔ ہیرالڈ کے شمارہ جون 2007ء کے صفحہ 68 کالم دو پر ان کے رپورٹر کی خبر ملاحظہ فرمائیں:

"I heard shots. Walking inthat direction, we saw someMQM activists firing towards thewireless Gate. Though heavy fire was coming from the opposite direction, no one could be seen.

کاش وہ یہ بھی بتا دیتے کہ دوسری طرف سے ''Heavy'' فائرنگ کون لوگ کر رہے تھے؟ کیونکہ اس کے بغیر بارہ مئی کی کہانی اور اس کے نتیجے میں سوگ مکمل نہیں ہو سکتا۔☆☆